

نجات کاراسٹہ

إعداد

فیصل بن سکیت السکت



الكتاب التعليمي للدعاية والإرشاد وتنمية المهارات بالكتاب

الرياض - حي المثار - مقابل العيادات الطارجية لمستشفى اليمامة

هاتف: ٢٣٢٨٢٢٦ - ٢٣٥٠١٩٤ فاكس: ٢٣٠١٤٦٥٥

ص-ب: ١٥٨١٥ الریاض ١١٥٥٣

اردو

٢٤

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد
وتنمية الجاليات بالنسيم
سلسلة رسائل توجيهية : (ا) اردو

الطريق الى النجاة

كيف تكون مسلما؟

نجات كارسته

اعددها:

فيصل بن سكين السكيني غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين

عضو الدعوة بوزارة الشئون الاسلامية والاقاف والدعوة والارشاد

مترجم:

محمد قاسم عناية الله الدهلوi: غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين

نظر ثانى:

محمد فرقان السلفي (فضل مدینہ یونیورسٹی)

قام بالطبعه:

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتنمية الجاليات بالنسيم
تحت اشراف وزارة الشئون الاسلامية والاقاف والدعوة والارشاد

ص.ب: ٥٥٥٣، الرياض، المملكة العربية السعودية

هاتف: ٢٣٠٣٢٢٢ - ٥٢٣٥٠١٩٣، فاكس: ٢٣٠٣٢٢٢

بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلٌّ لَهُ،
وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِي لَهُ، وَأَشْهُدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهُدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ:
ہم نے یہ مختصر سار سالہ مبادی الاسلام اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو
اسلام قبول کرنا چاہتا ہو۔ یہ بات اچھی طرح جان لیجئے کہ اسلام ہی نجات اور فلاح
و بہبودی کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْأَسْلَامُ﴾ (آل عمران: ۱۹) ”بیش

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے ”نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغَ غَيْرَ الْأَسْلَامَ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ
مِنَ الْخَسِيرِينَ﴾ (آل عمران: ۸۵)

”جو شخص اسلام کے سوا دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا، اور
وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا“

جب آپ نے یہ جان لیا (کہ اسلام کے علاوہ کوئی دین قابل قبول نہیں) تو یہ بھی
جان لیں کہ اسلام کے ارکان پانچ ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحیح حدیث
میں بیان فرمایا ہے: (بُنِيَ الْأَسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا

الاَللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلٰةِ، وَإِيتٰءُ الزَّكٰةِ،
وَصَوْمٰ رَمَضٰنَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ) ”اسلام کی بنیاد پاٹھ چیزوں پر ہے: اس
بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبد نہیں، اور محمد ﷺ کے سچے
رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان مبارک کے روزے رکھنا، بیت
اللہ کا حج کرنا۔“ (بخاری و مسلم).

(۱) توحید و رسالت کی توضیح و تشریح

(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبد نہیں، اور محمد ﷺ
اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

کلمہ شہادت کا معنی

اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبد نہیں، اور یہ کلمہ غیر
اللہ کی اوہیت کا یقینی طور پر انکار کرتا ہے، اور صرف اللہ وحده کے لئے حقیقی
عبادت ثابت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهُ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُوْنِهِ هُوَ
الْبَاطِلُ﴾ (الحج: ۶۲)

”یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے، اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ
باطل ہے، یعنی غیر اللہ کے لئے عبادتوں میں سے کسی بھی عبادت کا کرنا جائز اور

صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا أَخْرَ لَا يُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكُفَّارُونَ﴾ (المومنون: ١١٧)

”جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے، بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں“

اور یہ عظیم کلمہ اپنے کہنے والے کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا ہے، اور نہ اسے دائرہ اسلام میں داخل کر سکتا ہے، الایہ کی وہ کہنے والا اس کے معنی کو اچھی طرح سے جانتا، اس کے مطابق عمل کرتا اور اس کی تصدیق کرتا ہو؛ اس لئے کہ اسے منافقوں نے بھی کہا؛ لیکن اس کے باوجود وہ جہنم کے آخری پلے میں ہوں گے؛ کیونکہ نہ تو وہ اس پر ایمان لائے، اور نہ ہی اس کے مطابق عمل کئے۔

اور یہی حال قبر کے پیچاریوں کا بھی ہے۔ کہ وہ کلمہ کہنے کے باوجود اپنے قول و کردار سے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو یہ کلمہ ان کے حق میں فائدہ مند نہیں؛ کیونکہ انہوں نے اپنے اعمال و اقوال سے اس کی مخالفت کی ہے۔

کلمہ توحید (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کی آٹھ شرطیں ہیں

(۱) علم: یعنی اس کے معنی کو جانتا جو جہالت کے منافی ہے۔

(۲) یقین: جو شک کے منافی ہے۔ اس کے کہنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی حقیقی معبود ہے۔

(۳) اخلاص: یعنی بندہ اپنی تمام عبادتوں کو اپنے رب کے لئے خالص کر دے۔

(۴) صدق: جو جھوٹ کے منافی ہے۔ اس کے اقرار کرنے والے کو چاہئے کہ اس کا دل اس کی زبان کے اور زبان دل کے موافق ہو۔ (یعنی جو دل میں ہوا سی کا اظہار بھی کرے۔)

(۵) محبت: یعنی اللہ سے محبت بھی رکھتا ہو، ورنہ اگر اس کے دل میں محبت نہیں تو پھر وہ کافر ہو جائے گا۔ (یعنی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا)۔

(۶) انقیاد: صرف اللہ واحد کی عبادت کرتا ہو اور اس کی شریعت کے تابع ہو، اور اس کی سچائی اور حقانیت کا بھی معتقد ہو۔

(۷) قبول: کلمہ توحید جو اللہ واحد کی عبادت اور اس کے سوا جن (معبودان باطلہ) کے انکار پر دلالت کرتا ہے اسے قبول کر لے۔

(۸) وہ غیر اللہ کی عبادت کا اس طرح سے منکر ہو کہ انھیں باطل جانتے ہوئے ان سے بالکل بری ہو۔

(ب) محمد ﷺ کے رسالت کی شہادت کا مطلب

ہم اس بات کی گواہی دیتے ہوئے اس پر ایمان بھی رکھیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے آخری نبی و رسول ہیں۔ اور آپ ﷺ نے جن چیزوں کا حکم دیاں میں آپ کی اطاعت کو ضروری سمجھیں۔ اور آپ کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کریں۔ اور جن کے کرنے سے منع کیا، یار و کا، ان سے اجتناب اور دوری اختیار کریں۔ اور جو طریقہ عبادت ہمیں دے کر گئے اسی طرح ہم اللہ کی عبادت کریں۔

(۲) الصَّلَاةُ (نماز)

دن رات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نماز کو فرض قرار دیا ہے۔ اور وہ (نیجر کی دور رکعت، ظہر کی چار رکعت، عصر کی چار رکعت، مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی چار رکعتیں ہیں)۔

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز سے پہلے پاک و صاف اور باوضو ہو۔ اب اگر نیاپاکی چھوٹی ہے، جیسے پیشاب و پاخانہ یعنی حدث اصغر ہو تو ایسی صورت میں وہ پیشاب و پاخانہ کے لئے استخخار کرے پھر وضو کرے؛ البتہ جو سو گیا ہو، یا اس سے ہوا خارج ہوئی ہو تو وہ صرف وضو کرے۔ اور اگر حدث اکبر جیسے جنابت، یا جماع (ہمبستری)، یا نفاس اور حیض ہو تو ان پر پہلے غسل واجب ہے پھر اس کے

بعد وضو.

خصوصاً مسلموں کے لئے ضروری ہے کہ وہ پنجوقتہ نماز عام مسلمانوں کے ساتھ مسجدوں میں باجماعت ادا کریں۔ ان کے لئے بلاعذر جماعت کا چھوڑنا جائز نہیں جیسے بیماری یا خوف وغیرہ ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کی ساری کیفیت کو تکمیرہ تحریک سے لیکر سلام پھیرنے تک جانتا ہو۔ نماز کو وقت کے بعد پڑھنا کسی حال میں جائز نہیں؛ بلکہ حتی المقدور اسے وقت مقررہ پر پڑھے۔ اور عورتوں کے لئے بہتر اور افضل ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز پڑھیں۔ اور یہ بات جان لیجئے کہ نمازی مسلم ہے اور بے نمازی مسلمان نہیں۔

عورتوں کے متعلق ایک اور بات یہ ہے کہ وہ حالت حیض اور نفاس میں نماز سے رک جائیں گی۔ پھر پاک ہوتے ہی غسل کر کے نماز شروع کر دیں گی۔
(۳) زکاۃ

ایک سال پورا ہونے پر جب مال نصاب کو ہونخ جائے تو اس میں سے ڈھائی فیصد مالداروں سے لے کر کے فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کرنے کو زکوۃ کہتے ہیں۔

(۲) رمضان کے مہینہ کارروزہ رکھنا

ایک مسلمان کو اللہ رب العالمین کی عبادت کے خاطر طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانا، پانی اور جماع (ہمسٹری) جیسے امور کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

اور حیض و نفاس والی عورتیں روزہ اور نماز چھوڑ دیں گی؛ حتیٰ کہ جب وہ پاک ہو جائیں گی تو غسل کر کے نماز اور روزہ پابندی سے رکھنا شروع کر دیں گی۔ اور آئندہ رمضان سے پہلے پہل اپنے چھوڑے ہوئے روزہ کی (قضایا) کریں گی۔

البته چھوڑے ہوئے روزہ کی قضایید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجه) میں نہیں کریں گی۔ اور اسی طرح ان پر نماز کی قضایبھی نہیں ہے۔

اکیلے جمع کے دن بھی روزہ رکھنا منع ہے۔ اللہ جل جلالہ نے مریض اور مسافر کو رمضان کے دنوں میں افطار کی رخصت دے رکھی ہے ارشاد الہی ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعَدَّةُ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (سورة البقرة: ۱۸۲) ”لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو، یا سفر میں ہو۔ تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے“

جو رمضان کے روزے چھوڑے ہیں۔ ان پر قضایا جب ہے؛ لیکن یہ حضرات بھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھیں جس میں رکھنا منع ہے جیسا کہ اوپر گزرا۔

(۵) حجّ

ہر مستطیع (یعنی جس کے پاس زاد سفر اور سواری وغیرہ موجود ہو) مسلمان مرد ہو، یا عورت پر عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ البته عورت پر حج اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ محرم جیسے باپ، شوہر، بھائی، بیٹا وغیرہ نہ پا جائے۔ اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾
(آل عمرن: ٩٧) ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف را پاسکتے ہوں
اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے“

اگر کوئی دوبارہ، سہارہ حج کرے تو وہ اجر عظیم کا مستحق ہو گا؛ لیکن فرض ایک
ہی مرتبہ ہے۔

یہ ہیں ارکان اسلام جن کا مذکورہ مختصر شرح کے ساتھ گذرا۔

تنبیہ

نصاریٰ عیسیٰ۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کے معبود، یا تین میں کا تیسرا، یا ان کے
اللہ کے بیٹے ہونے، اور انھیں قتل و پھانسی دیے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب
کہ یہ سب باطل ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ عیسیٰ۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اللہ کے
بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور وہ دوسرے رسولوں جیسے ایک بشر ہیں۔ ان کے
اندر الوہیت، یا ربویت کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ قتل کئے
گئے، اور پھانسی دئے گئے ہیں؛ بلکہ جب یہود نے انھیں قتل کرنا چاہا، تو اللہ نے
انھیں دوسرے آسمان کی طرف اٹھالیا۔ اور وہ دوبارہ قیامت سے پہلے اتریں گے۔
صلیب کو توزیں گے۔ اور سور کو قتل کریں گے۔ اور کسی نئی شریعت کی بجائے
شریعت محمدی ﷺ جو ہمارے نبی ہیں۔ کی مطابق فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ جب

تک اللہ چاہے گا اس وقت تک نہ ہرنے کے بعد انھیں موت آئے گی۔ اور وہ بھی قیامت کے روز عام لوگوں کی طرح سے اٹھائے جائیں گے۔

ارکان ایمان چھ ہیں

(۱) اللہ پر ایمان لانا۔ (۲) فرشتوں پر ایمان لانا۔ (۳) کتابوں پر ایمان لانا۔ (۴) رسولوں پر ایمان لانا۔ (۵) یوم آخرت پر ایمان لانا۔ (۶) تقدیر پر ایمان لانا۔

(۱) اللہ پر ایمان لانے کا مطلب

ہم اس بات پر یقین رکھیں کہ صرف اللہ وحده ہی حقیقی رب ہے۔ اس کا نہ تو کوئی شریک ہے، اور نہ ہی کوئی مددگار۔ وہی پیدا کرنے والا، روزی رسال، نفع و نقصان پہنچانے والا، اکیلے ہی عبادت کا مستحق ہے۔ اور نہ تو کوئی اس کا شریک و سا جھی ہے۔ اور وہ بے مثل ہے۔ اور اس کی ذات سننے والی اور دیکھنے والی ہے۔

(۲) فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب

عالم غیب میں رہنے والے، ہم ان کو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں۔ وہ اللہ کے مکرم اور باعزت بندے ہیں۔ اللہ کے حکم کو بغیر نافرمانی کئے جگلاتے ہیں۔ ربوبیت اور الوہیت میں سے کسی بھی چیز کے مالک نہیں۔ اللہ نے انھیں نور سے

پید کیلے ہے اور وہ بے شمار ہیں اللہ کے ملا و کوئی بھی ان کی تعداد نہیں جانتا ہے۔
اور ان پر ایمان لانا چار چیزوں کو شامل ہے۔

(۱) ان کے وجود پر ایمان لانا۔

(۲) ہم ان میں سے جن کا نام جانتے ہیں ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں جیسے
جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل۔ علیہم الصلاۃ والسلام۔ وغیرہم، اور جن کا نام نہیں
جانتے ان پر بھی اجمالي طور پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۳) ہم ان میں سے جن کے صفات جانتے ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ جیسے
جبرائیل کی صفت: اللہ کے رسول علیہ السلام نے انھیں ان کی اصلی شکل میں دیکھا کہ
ان کے چھ سو پر ہیں جو آسمان کو بالکل گھیرے ہوئے ہیں۔

(۴) ہم ان کے اعمال پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض اللہ کی وحی پر
مامور ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ انبیاء اور سلیمان پر علیہم الصلاۃ والسلام۔ کی طرف بھیجتا ہے
جیسے جبرائیل۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور بعض بارش برسانے اور پوداگا نے پر مامور
ہیں جیسے میکائیل۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور بعض قیامت کے وقت صور پھونکنے پر
مامور ہیں جیسے اسرافیل۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور بعض موت کے وقت روح
قبض کرنے پر مامور ہیں جیسے ملک الموت علیہ السلام۔

(۳) کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب

وہ کتابیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں۔ علیہم السلام۔ پر لوگوں کی ہدایت کی خاطر، نیز حق کو واضح اور بیان کرنے کے لئے اتاری ہیں۔ ان پر ایمان لانے کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔

(۱) ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ حقیقت میں اللہ کی جانب سے نازل ہوئی ہیں۔

(۲) ہم جن کے نام جانتے ہیں ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ جیسے:

قرآن مجید: جو ہمارے نبی محمد ﷺ پر اتارا گیا۔

تورات: جو موسیٰ ﷺ پر اتاری گئی۔

زبور: جو داؤد ﷺ پر اتاری گئی۔

انجیل: جو عیسیٰ ﷺ پر اتاری گئی۔

اور جس کو ہم نہیں جانتے اس پر بھی ہمارا ابھالی ایمان ہے۔

(۳) ہم ان میں موجود چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں: جیسے قرآن مجید میں جو چیزیں ہیں۔ اور کچھلی کتابوں میں جو تحریف سے محفوظ اخبار ہیں ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

(۲۳) قرآن مجید میں جو کچھ بھی ہے ہم اس پر خوشی و رضامندی سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔ چاہے اس کی حکمت صحیح یا نہ صحیح ہے۔ اور قرآن مجید تمام پچھلی کتابوں کو نسخ کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَبِ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدِيهِ مِنَ الْكِتَبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ﴾ (سورہ المائدۃ: ۲۸)۔

”اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، اور ان کی محافظہ ہے“ اور بعض کتابیں جیسے توریت اور انجیل وغیرہ کو یہود و نصاری نے تحریف و تبدیل کر دیا ہے۔ اور ان کے موجودہ مشہور و معروف چار نسخے ہیں۔ (متی، لوقا، مرقس، یوحنا) ان چاروں نسخوں میں باہم تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے، بلکہ بعض نسخ جو کئی بار چھپے ہیں، ان میں بھی طباعت کے مختلف ہونے کی وجہ سے فرق ہے۔ اور اس کے بر عکس قرآن مجید کا ایک ہی نسخہ ہے جس کے لاکھوں نسخے چھپنے، اور پوری دنیا میں تقسیم ہونے کے باوجود اس میں ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں پایا جاتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا ماجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّا نَحْنُ نَرَأْلَنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَخَفَظُونَ﴾ (سورہ الحجر: ۹) ”ہم نے ہی اس قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں“

(۲) رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب

وہ بشر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں رسالت سے نوازا ہے۔ اور ان کی جانب شریعت کی وحی کی ہے۔ اور انھیں اس کی تبلیغ کا حکم بھی دیا ہے۔ مثلاً نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام الصلوٰۃ والسلام۔ اور سب سے آخری نبی اور رسول ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں۔ اور ایمان بالرسل مندرجہ ذیل چیزوں کو شامل ہے۔

(۱) اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ عز و جل کی جانب سے ان کی رسالت حق ہے۔ اور جس نے ایک رسالت کا انکار کیا، تو گویا کہ اس نے ساری رسالتوں کا انکار کیا۔

(۲) ہم جن کا نام جانتے ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جن کا نہیں جانتے ان پر بھی اجمیٰ ایمان رکھتے ہیں۔

(۳) ان کی صحیح خبریں جو ہم تک پہنچی ہیں۔ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۴) ان میں سے جو ہماری طرف بھیج گئے ہیں۔ ان کی شریعت پر ہم عمل پیرا رہیں۔ اور وہ ہمارے آخری نبی جناب محمد ﷺ ہیں جنھیں پوری دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

﴿فَلَا وَرَبُّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فَإِنَّمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا﴾
(سورة النساء: ۲۵)

”سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں۔ ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تیگی اور ناخوشی نہ پائیں۔ اور فرمائیں برداری کے ساتھ قبول کر لیں۔“.

(۵) آخرت کے دن پر ایمان لانا

وہ قیامت کا دن ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ حساب و کتاب اور بد لے کے لئے اٹھائے گا۔ اور اس کا نام آخرت کا دن اسی لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ اس دنیا کا آخری دن ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے تمام لوگوں کو قبروں سے اٹھائے گا۔ تو جنتی لوگ جنت اور دوزخی لوگ دوزخ میں اللہ کے حکم سے اپنے اپنے ٹھکانوں میں چلے جائیں گے۔ اور آخرت پر ایمان ہی کے ضمن میں یہ چیزیں بھی آتی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبروں سے اٹھائے گا۔ تو ساری کائنات کے مردے ابتداء آفرینش سے لیکر آخری دن تک نکل پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيْتُوْنَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تُبَعَثُوْنَ﴾ (سورہ المونون: ۱۵، ۱۶).

”اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔“.

(۲) حساب اور جزا پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ ہندے کا حساب اس کے عمل کے مطابق کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آتَيْنَا إِيمَانَ ثُمَّ انْعَلَيْنَا جِنَابَهُمْ﴾ (سورہ الغاشیہ: ۲۵، ۲۶) ”بیٹک ہماری طرف ان کا لوٹا ہے، پھر بے شک ہمارے ذمہ ہے ان کا حساب لینا۔“

(۳) جنت اور جہنم پر ایمان لانا کہ وہ دونوں ساری مخلوق کے ابدی ٹھکانے ہیں۔ جنت نعمتوں والا گھر اللہ تعالیٰ نے اسے ان مقنی مومنوں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اللہ کے حکم کی بجا آوری قلب خالص سے کرتے ہیں۔ اور اس کے رسول کی ایتائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتٍ وَّنَهَرٍ فِي مَقْعُدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِينِكَ مُقْتَدِرٍ﴾ (سورہ القمر: ۵۲، ۵۵)۔

”یقیناً ہمارا ذر رکھنے والے جنتوں اور نہروں میں ہوں گے، راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔“

جہنم جودا ر عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ظالموں اور کافروں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءْ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءْ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَغْنَيْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغْنِيُنَّوْا

يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِثُسَّ الشَّرَابِ وَسَاءَتْ
مُرْتَفَقَاهُ (سورة الکھف: ۲۹).

”اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر کھی ہے جس کی قاتمیں انھیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے۔ تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھت جیسا ہو گا، جو چہرے بھون دے گا۔ بڑا ہی براپانی ہے، اور بڑی بربی آرام گاہ (دوزخ) ہے۔“
اور یوم آخرت پر ایمان لانا درج ذیل امور کا مقتضی ہے۔

(۱) فتنہ قبر پر ایمان لانا: اور وہ میت کے دفنانے کے بعد اس کے رب، دین اور نبی ﷺ کے بارے میں سوال کیا جانا۔ تو اللہ مونوں کو صحیح جواب پر قائم رکھے گا، اور وہ ان کا جواب: میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں کہہ کر دے گا۔ لیکن ظالم اور کافر لوگ کہیں گے۔ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ اور منافق یا شکلی آدمی جواب دے گا۔ میں نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے سن، تو میں بھی وہ کہہ بیٹھا۔

(۲) قبر کی نعمت اور عذاب پر ایمان لانا: قبر کا عذاب منافق اور کافر ظالموں کو ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَوْتَرَى إِذَا الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ
بَاسِطُوْهُ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوهُ أَنْفُسُكُمْ الَّيْوَمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْهُنْوِ﴾ (سورة الانعام: ٩٣).

”اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو تو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی“ (۶) تقدیر پر ایمان لانا

قرآن و سنت کی صحیح اور واضح نصوص و دلائل اچھی اور بری تقدیر کے ایمان کے وجوہ پر دلالت کرتے ہیں اور یہ ایمان کے چھ اصولوں میں سے ایک ہے کہ اس پر بغیر ایمان لائے بندے کا اسلام اور ایمان مکمل نہ ہو گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنْ ذَلِكَ
فِي كِتَابٍ أَنْ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ (الحج: ٧٠).

”کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے“ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُحْسِنَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي

﴿كِتَبٌ مِّنْ قَبْلِ أَنْ تَبْرَأَهَا أَنْ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾
(الحديد: ٢٢).

”نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔“

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدْرٍ﴾ (القمر: ٢٩) ”بیشک ہم نے (ہر چیز کو ایک مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے۔“

اور علماء حرمہم اللہ نے تقدیر پر ایمان کے مراتب یوں بیان کئے ہیں۔

(۱) علم: اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے ہی اپنے ازیٰ علم میں جانتا ہے۔ یعنی ہر چیز کی مقدار، وقت، عمر اور روزی یہ تمام چیزیں کامل تفصیل سے ہمیشہ سے جانتا ہے۔ اور جانتا رہے گا۔

(۲) کتابت: اس بات پر بھی ایمان رکھنا کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّ ذَلِكَ فِي كِتَبٍ أَنْ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ (الحج: ٧٠) ”کیا آپ نے نہیں جانتا کہ آسان و زی من کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب

میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔“.

(۳) اس بات پر ایمان رکھنا کہ جو چیز اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اور زمین و آسمان میں سب کچھ اس کی مشیت اور ارادے سے ہی وقوع پزیر ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ وَمَا تَشَاءُ وَنَ أَلَا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَلَمِينَ﴾ (التكویر: ۲۸، ۲۹)

”(باخصوص) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے، اور تم بغیر پرور دگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔“.

(۴) اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی تمام مخلوقات اور کائنات کا پیدا کرنے والا، اور وجود بخشنے والا ہے۔ تو ساری چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں۔ اور ہر چیز اسی کی قدرت اور مشیت سے ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكَبِيلٌ﴾ (الزمر: ۴۲)

”اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔“.

یہ مختصر سی معلومات اسلام اور ایمان کے بارے میں ہے۔ اگر کوئی مزید تفصیلات چاہتا ہے تو وہ اہل علم کی ان کتابوں کی طرف رجوع کرے جو تفصیل سے بیان کرتی ہیں۔

اور اخیر میں ہم اس دین عظیم میں داخل ہونے والے ہر شخص کو اللہ کے تقوی اور دین پر قائم رہنے کی وصیت کرتے ہیں۔ اور اس بات کی بھی کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اس دین پر ثبات کے لئے دعا کرتا رہے۔ اور اسلام جیسی نعمت پانے کی وجہ سے اللہ کا شکر ادا کرتا رہے۔ اور ہم زیادہ سے زیادہ پڑھنے اور دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔ خصوصاً قرآن مجید اور مختصر تفسیر وغیرہ جیسے تفسیر ابن سعدی۔ رحمہ اللہ۔ کیوں کہ دل اس کھیتی کے ماندہ ہے جسے ہمیشہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ اللہ کے حکم سے اپنے اندر سے ساگ سبزی، اور پھل فروٹ وغیرہ نکال سکے۔ ورنہ بغیر پانی کے زمین پر زمرہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دل بھی ذکر الہی اور قراءت قرآن سے زندہ رہتا ہے۔ اور غفلت یا ذکر الہی سے اعراض کرنے سے مر جاتا ہے۔

اور ہم اسی طرح سے انھیں اس بات کی بھی وصیت کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی بیوی، بچے، والدین، بھائیوں اور بہنوں سب کو اسلام کی طرف دعوت دیں۔ اور یہ جان لیں کہ اگر کوئی آپ کے ہاتھوں اسلام قبول کرتا ہے۔ تو آپ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ (لَا نَيَهُدُ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حَمْرَ النَّعْمٍ).

”اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت دیتا ہے تو یہ سرخ اونٹ (عرب کا قیمتی سرمایہ) سے افضل سے“

اپنے آپ کو حقیر نہ جانیں اچھی بات، خط و کتابت اور کیسٹ وغیرہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کتنا عظیم فائدہ ہو نچایا ہے۔ کتنے مرداور عورت جو اپنے ملک میں تھے، لیکن جب انھیں اپنے کسی قریبی شخص جو مملکہ (سعودی عرب) میں اسلام لا چکے تھے کی طرف سے خط، یا کیسٹ ملی جس میں انھیں بھی اسلام کی طرف دعوت دی گئی تھی۔ تو وہ خط پڑھتے ہی، یا کیسٹ سنتے ہی اسلام پر ان کا دل فریفہ ہو گیا۔ اور وہ الحمد للہ۔ اسلام میں داخل بھی ہو گئے۔ اور ممکن ہے کہ ان کے ہاتھوں بھی ان کے اہل و عیال، اور کنبے قبیلے والے بھی اسلام قبول کر لیں۔ اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پوری کی پوری سبتوں اسلام میں داخل ہو جائے۔ جن سب کے اجر سے آپ نوازے جائیں۔

اور اسی طرح سے اللہ کے فضل و کرم سے اسلام میں آنے والے ہم اپنے بھائی اور بہنوں کو وصیت کرتے ہیں۔ کہ وہ آپس میں تقویٰ کی، اچھی صحبت کی، ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کی، اور حق باتوں میں مدد کرنے کی وصیت کرتے رہیں۔

پھر ہم یہاں ایک ایک اہم بات کی طرف اشارہ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے مسلم کفیلوں سے چاہے اس ملک میں، یا کہیں بھی اگر جھوٹ بد اخلاقی اور لوگوں کے ساتھ بد سلوکی جیسے برقے تصرفات ہوتے دیکھیں۔ تو یہ نہ سمجھیں کہ دین اسلامی ان کی اجازت دیتا ہے؛ بلکہ اسلام ہر بھلائی کی طرف بلا تہ۔

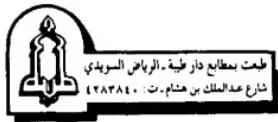
اور برائی سے روکتا ہے۔ اور ان غلطیوں کے کرنے والے یہ لوگ ہیں۔ جب کہ اسلام اس سے بالکل بری ہے۔

ہمارے پیارے مسلم بھائی اور بہن! اگر آپ کو کوئی دینی، یاد نیاوی معاملہ در پیش ہو تو آپ ہماری دینی اور دعوتی آفسوں سے رابطہ کریں۔ ان شاء اللہ آپ کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

انھیں چند سطور کا لکھنا ہمارے لئے میسر ہو سکا۔ ہم اللہ۔ جو برتر اور قدرت والا ہے۔ کے سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری اور آپ کی دعا قبول کرے۔ پیشک اس کی ذات قدرت اور طاقت والی ہے۔

والله اعلم۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد



الطريق إلى النجاة كيف تكون مسلماً؟

إعداد

فيصل بن سكت السكت



The Cooperative Office For Call & Guidance to Communities at Naseem Area
Riyadh -Al-Manar Area - Front of Q.P.D of Al-Yamamah Hospital

Tel: 2328226 - 2350194 - Fax: 2301495

P.O.Box: 51594 Riyadh 11563

أردو

۲۴